بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ - ۲۵ نبوت ۱۳۴۸ ہش - ۲۵ نومبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۷۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رمضان کے ایام مُبارک ایام ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں

(۱) "میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔" (الحکم ۱۴ر جنوری ۱۹۰۱ء)

(۲) "مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایّام میں مَیں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنّت اہلِ بیت ہے۔ میرے حق میں پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان منّا اھل البیت سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلحیں ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے۔ اور مَیں جب مشربِ حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشربِ حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو مَیں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ مَیں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثناء میں مَیں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں۔ یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان کی طرف جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا۔ اور اگر اُس وقت مَیں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔" (البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۳) "جب مَیں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے (کشف میں) ملا اور انہوں نے کہا کہ تُو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقّت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کرکے اسے کہتا ہے کہ تُو کیوں مشقّت میں پڑا ہوا ہے۔" (بدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

(۴) "ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دیگا۔" (البدر ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۴ر نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو سردرد کی تکلیف ہے احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب آپ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں۔

● خاکسار کے برادرِ اصغر سردار مبشر احمد صاحب قیصرانی ابن مکرم سردار غلام محمد صاحب قیصرانی آف کوٹ قیصرانی کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۵ر ستمبر ۱۹۶۹ء کو عزیزہ صبیحہ خانم سلمہا بنت مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قریشی ربوہ کے ساتھ اکیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ صبیحہ خانم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی کی پڑپوتی ہیں۔

خدائے رحمٰن و رحیم اور ذوالمجد والعطاء کے حضور میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اِس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے مبارک کرے اور اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔ احبابِ جماعت سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(لیفٹننٹ کرنل) سردار محمد حیات قیصرانی۔ ربوہ

مسجد مبارک میں درس القرآن

ربوہ ۱۳ر رمضان (۲۴ر نومبر)۔ مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان سے بفضل اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اب تک مندرجہ ذیل علماء کرام درس دے چکے ہیں:۔

(۱) محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب۔ یکم تا ۳ر رمضان۔ سورہ فاتحہ تا آلِ عمران رکوع ۱۱۔

(۲) محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب اور محترم ملک مبارک احمد صاحب۔ ۴ تا ۶ر رمضان۔ آلِ عمران رکوع ۱۱ تا سورہ مائدہ۔

(۳) محترم مولوی غلام باری صاحب سیف ۷ تا ۹ر رمضان۔ سورہ انعام تا سورہ انفال۔

(۴) محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ ۱۰ر تا ۱۲ر رمضان۔ سورہ توبہ تا سورہ یوسف۔

آج ۱۳ر رمضان سے محترم میر محمود احمد صاحب ناصر درس دینا شروع کریں گے آپ کا درس ۱۵ر رمضان تک جاری رہے گا اور آپ سورہ رعد سے سورہ کہف تک درس دیں گے۔ درس روزانہ نمازِ ظہر کے بعد ۱/۲-۱ بجے سے پونے چار بجے سہ پہر تک ہوتا ہے۔

اسی طرح نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک میں درسِ حدیث کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ رمضان کے پہلے عشرہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے درس دیا۔ ۱۱ر رمضان سے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب درس دے رہے ہیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ نبوت ۱۳۴۸ ہش

جلسہ سالانہ کی سب سے بڑی برکت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اپنے وقت میں احباب پر ہمیشہ زور دیا ہے کہ وہ بار بار قادیان میں اور اب ربوہ میں تشریف لایا کریں بلکہ آپ نے ہمیشہ قادیان اور ربوہ میں رہائش پر زور دیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مرکز میں رہ کر انسان کو اپنے امام کی صحبت کا زیادہ سے زیادہ وقت مل سکتا ہے۔ اور جیسا کہ واضح ہے جس شخص کو اپنے امام اور امام سے زیادہ ملنے والوں سے میل ملاپ کا وقت ملتا ہے اور اس سے تربیتی فائدہ ہوتا ہے وہ کسی اور جگہ رہ کر حاصل نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریوں میں واضح کیا ہے پیغمبر اللہ تعالیٰ کا اور صحابہ پیغمبر کا مظہر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا یہ نور اس طرح منتقل ہوتا ہوا چاروں طرف پھیلتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح امامِ وقت کے ذریعہ الٰہی نُور جماعتوں میں منتقل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرکز میں ایسے مواقع پیدا کئے جاتے ہیں کہ لوگ جو بار بار یا دوسری وجوہات سے جلد جلد مرکز میں نہیں آسکتے ان کے لئے یہاں تشریف لانے کا ایک موقع بنے۔ چنانچہ اجتماعات اور سالانہ جلسہ یہی غرض پوری کرتے ہیں۔ جو عام فوائد آنے والوں کو ہوتے ہیں ان کی تو الگ بات ہم یہاں صرف اسی ایک برکت کو مدِّنظر رکھیں کہ امامِ وقت سے ملاقات اس کی باتیں سننے اس کی اقتداء میں نمازیں پڑھنے بلکہ اس کے صرف قرب سے جو نُور ملتا ہے اس سے لوگ مستفید ہوتے ہیں تو یہی ایک فائدہ کوئی کم قیمت نہیں رکھتا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے جو صراطِ مستقیم مقرر فرمایا ہے وہ زندوں کی راہ ہے مُردوں کی راہ نہیں۔ پس جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حیّ و قیوم خدا کو ملے تو وہ زندوں کو تلاش کرے کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے نہ مُردہ۔ جن کا خدا مُردہ، جن کی کتاب مُردہ، وہ مُردوں سے برکت چاہیں تو کیا تعجب ہے۔ لیکن اگر سچّا مسلمان جس کا خدا زندہ خدا، جس کا نبی زندہ نبی، جس کی کتاب زندہ کتاب ہے اور جس دین میں ہمیشہ زندوں کا سلسلہ جاری ہو اور ہر زمانہ میں ایک زندہ انسان خدا تعالےٰ کی ہستی پر زندہ ایمان پیدا کرنے والا آتا ہو وہ اگر اُس زندہ کو چھوڑ کر بوسیدہ ہڈیوں اور قبروں کی تلاش میں سرگرداں ہو تو البتہ تعجب اور حیرت کی بات ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص۲۶)

آگے چل کر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ بیٹھے۔ آخر نتیجہ یہ ہُوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ اللّٰہ فی صحابی۔ گویا صحابہؓ خدا کا رُوپ ہوگئے۔ یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ اُن کو ملتا اگر دُور ہی بیٹھے رہتے۔ یہ بہت ضروری مسئلہ ہے۔ خدا تعالےٰ کا قُرب بندگانِ خدا کا قرب ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ارشاد کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سِر ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا بلکہ وہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کر کے حسب موقع ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے اور وقتاً فوقتاً وہ ان کے امراض کا ازالہ کرتا رہتا ہے۔ اب جیسے آج مَیں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سُنکر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے۔ لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ ہر ایک آدمی سچّی تبدیلی کا محتاج ہے۔ جس میں تبدیلی نہیں ہے وہ مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی کا مصداق ہے۔ مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہُوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم ص۴۷)

ہر سال جو جلسہ مرکز میں ہوتا ہے وہ اس لئے بھی موجبِ برکات ہے کہ اس میں نہ صرف امامِ وقت کی صحبت میسر آتی ہے بلکہ بہت سے صالحین اور صادقین کی صحبت بھی میسر آتی ہے اس لئے چاہیئے کہ دوست زیادہ سے زیادہ آئیں اور ان برکات سے فیضیاب ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہو۔

درخواستِ دعا

مکرم حکیم علی حسن صاحب آف چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے مکرم حکیم صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد خالد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کوئی نعرہ نہیں اُونچا اذاں سے

صدا آئی زمین و آسماں سے
نیا دَم لو مسیحائے زماں سے
سُنو اے نعرہ بازانِ زمانہ
کوئی نعرہ نہیں اُونچا اذاں سے
روانہ ہو رہا ہے کارواں پھر
سُنا ہے ہم نے میرِ کارواں سے
مزہ آئے تو آگے اَور سُننا
ورق اِک سُن لو میری داستاں سے
اگر تنویرؔ ہے پکوان پھیکا
تو پھر کیا فائدہ اُونچی دُکاں سے

اِحْفَظْ لِسَانَكَ

اپنی زبان کی حفاظت کرو (حدیث نبوی)

از مکرم میاں غلام رسول صاحب پنشنر۔ ڈیرہ غازی خان

انسان کو اللہ تعالیٰ نے دوسری مخلوقات پر بزرگی بخشی ہے۔ اس کے شرف کا باعث عَلَّمَهُ الْبَيَان (قرآن) ہے۔ وہ اپنے دل کے خیالات اور جذبات کا اظہار زبان سے کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے اُسے کائنات پر فرمانروائی حاصل ہے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ انسان پر بہت سی مصیبتیں بھی اس کی زبان ہی کی وجہ سے آتی ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ زبان کی حفاظت کرو۔ (اِحْفَظْ لِسَانَكَ) کیونکہ زیادہ تر بلائیں انسان پر زبان کی وجہ سے نازل ہوتی ہیں۔ (اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ) حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں بیشتر جھگڑے اور لڑائیاں زبان کی لغزش کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اور یہی لغزش بے شمار فتنوں کا باعث بن جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ تلوار کا زخم تو مندمل ہو جاتا ہے مگر زبان کا زخم مندمل نہیں ہوتا۔ یہ دل پر لگتا ہے اور ہمیشہ ہرا رہتا ہے۔ اسی لئے سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہی زبان ہی تو ہے جس کی لغزشوں کی وجہ سے لوگ اوندھے منہ جہنم میں گرائے جائیں گے۔ (حدیث)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کی زبان اس پر حکمران ہو وہی اس کی ہلاکت اور موت کا فیصلہ کرتی ہے۔

حضرت رابعہ بصری عارفہ تھیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو سنکر اور اس نصیحت کو اہم جان کر اپنے لفظوں میں گفتگو کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ آپ قرآنی آیات کے سوا کوئی اور کلمہ زبان سے نہ نکالتی تھیں ایک بار حضرت عبد اللہ بن مبارک نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ کیا آپ نے یہ آیت قرآن میں نہیں پڑھی

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ

رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ

کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الفاظ کو ریکارڈ کرنے والی اور نگران گارد ہر انسان پر متعین ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اگر زبان پر قابو رکھا جائے۔ اور کوئی ناروا اور دل آزار بات منہ سے نہ نکالی جائے۔ تو انسان امن میں رہتا ہے۔ مشہور ہے کہ پاؤں کی لغزش سے زبان کی لغزش زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ زبان کی چھری سے جو زخم لگتا ہے وہ زیادہ گہرا ہوتا ہے اور آسانی سے نہیں مٹتا۔ انسان اس کو برسوں اپنے دل میں پالتا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم زبانوں پر حکمرانی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ زبانیں تم پر حکمرانی کریں۔ اور منہ سے اناپ شناپ بولتے رہو۔

نفسیات کی رُو سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ انسان اپنی زبان سے درشت کلمات اس وقت نکالتا ہے۔ جب اس کو کسی پر غصہ آتا ہے۔ غصہ کی وجہ چاہے کچھ ہو وہ اپنی زبان سے غصہ کا اظہار کر کے انتقام لینا چاہتا ہے۔ اور اس سے اپنے نفس کو تسکین دیتا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتا کہ وہ اس جوابی کارروائی سے کتنا عظیم نقصان برداشت کر رہا ہوں۔ اور اس کے نتائج کتنے دور رس ہوں گے۔ اور نہ جانے کتنے جھگڑوں اور فساد کا باعث ہونگے اگر وہ تحمل اور بردباری سے کام لیتا ناپسندیدہ باتوں پر صبر کرتا اور خاموشی اختیار کر لیتا۔ تو کتنی زحمتوں سے بچ جاتا۔ پس عفو و درگذر کی صفت کو انسان اگر اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ اور ہر اس معاملہ کو جو اپنے مفاد یا وقار کے خلاف دیکھے صبر کر کے برداشت کرلے۔ اور اپنے منہ سے کوئی ناشائستہ کلمہ نہ نکالے۔ اور معاملہ حوالہ بخدا کر دے۔ تو نہ صرف خدا تعالیٰ کے ہاں اجرِ عظیم کا مستحق ٹھہرے گا۔ بلکہ لوگوں کی نظر میں بھی اس کا وقار بلند ہو جائے گا۔ کیونکہ جس وقار کی بحالی کے لئے وہ اپنی زبان کھولتا ہے۔ وہ اس سے بحال نہیں ہوتا بلکہ درشت زبان استعمال کر کے الٹا ذلیل ہو جاتا ہے۔ پس عفو و درگذر یا دوسروں کی چھوٹی چھوٹی کوتاہیوں سے اغماض کرنا بے عزتی نہیں۔ بلکہ عین عزت و شرف ہے۔ یہ صفت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ اے میرے پروردگار مجھے بتا کہ انسانوں میں سے تجھے کونسا آدمی زیادہ پسند ہے۔ فرمایا وہی جو انتقام کی طاقت رکھتے ہوئے معاف کردے۔

پس عفو و درگذر اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم صفت ہے اور اگر بندہ اس صفت پر عمل کر کے اپنی زبان قابو میں رکھے۔ اور انتقام نہ لے تو اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جائے۔ انسان دنیا میں اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ مگر اس کی راہ میں بہت سی روکاوٹیں ہیں۔ اور ایک بہت بڑی روک زبان کا ناجائز استعمال ہے حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی صبح کو تو ایماندار ہوگا۔ اور شام کو کافر۔ اور شام کو ایماندار ہوگا تو صبح کو کافر۔ مطلب اس کا یہ ہے۔ کہ مسلمان کے کفر کی وجہ یہ ہوگی۔ کہ اس کی زبان سے چند ایسے ناپسندیدہ کلمے نکل جائیں گے جو اسے کافر بنادیں گے۔ اور اس کے سارے اعمال کو ضائع کر دیں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نکتہ نواز ہے۔ اسی طرح نکتہ گیر بھی ہے ایک ناروا اور گستاخی کا کلمہ نکالنے سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے تمام عمل ضائع کر دیتا ہے۔ اور پھر اس کی ناراضگی سے اسے کوئی چیز بچا نہیں سکتی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے دوزخ میں عورتیں زیادہ دیکھی ہیں۔ ایک عورت نے دریافت کی کہ حضور اس کا سبب کیا ہے فرمایا۔ عورتیں اپنی بدزبانی کی وجہ سے جہنم میں زیادہ جائیں گی۔ کیونکہ وہ اپنے خاوندوں کے احسانات کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور جب کبھی کوئی بات ہو تو کہہ دیتی ہیں کہ میں نے کبھی تیرے گھر میں سکھ نہیں پایا۔ حالانکہ اس کے خاوند نے اس کو خوش رکھنے میں کوئی دقیقہ بھی اٹھا نہ رکھا۔

غرض زبان اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک زبردست احسان ہے۔ اور اسی سے ہی اس کا شرف ہے۔ اسی زبان سے ہی اللہ تعالیٰ کی سپاس گزاری کر کے اس کی خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اسی زبان کی وجہ سے وہ موردِ عذاب بھی بن جاتا ہے۔ اور ناپسندیدہ کلمہ کے سبب اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر دیتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص دو اعضاء کو اپنے قابو میں رکھیگا۔ میں اس کی جنت کا ضامن ہوں۔ ان میں سے ایک زبان ہے۔ پس ہم لوگوں کو اس بارہ میں خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ کہیں زبان کی لغزش ہمارے لئے مصیبت کا باعث نہ بن جائے۔ جب کبھی نفس کی طرف سے غصہ کی آگ بھڑکے۔ اور زبان سے اس کا اظہار کرنا پڑے تو ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ کہیں یہ عمل ہمیں اللہ تعالیٰ کے عتاب کا مورد نہ بنادے۔ زبان کو قابو میں رکھو۔ کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ پانی پی کر غصہ کی آگ کو ٹھنڈا کرو۔ اس مقام کو چھوڑ دو۔ استغفار پڑھو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو۔ اگر غصہ کے وقت زبان کھولی گئی۔ تو حالات بگڑ جائینگے اور ان کی اصلاح مشکل سے ہو سکے گی۔ کیونکہ جب غصہ آتا ہے تو عقل رفو چکر ہو جاتی ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ خاموشی سے پیدا ہونے والی خرابی کا تدارک تو آسان ہے۔ مگر گفتگو سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے اس کا ازالہ مشکل ہے۔

خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ ہماری روحانی ترقی میں سب سے بڑی روکاوٹ یہی زبان کی لغزش ہے۔ جس کا ارتکاب ہم سے بار بار ہوتا ہے۔ اگر ہم نے احمدیت میں داخل ہو کر اپنی اصلاح نہ کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل نہ کی۔ اور اللہ تعالیٰ کو راضی نہ کرسکے۔ تو ہم سے زیادہ بدنصیب اور کون ہوگا۔ لیکن اس بدی کو دور کرنے کے لئے بہت بڑے مجاہدہ کی ضرورت ہے کیونکہ اکثر انسان حالات سے مجبور ہو کر غصہ کے عالم میں زبان درازی کر ہی بیٹھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"کسی سے جھگڑا نہ کرو۔ زبان بند رکھو۔ گالیاں دینے والے کے پاس سے چپکے سے گزر جاؤ۔ گویا سنا ہی نہیں اور ان لوگوں کی راہ اختیار کرو۔ جن کے لئے قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا جس قدر فروتنی اور تواضع کرینگے

اسی قدر اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہوگا۔"

غرض یہ بات مسلمہ ہے کہ انسان غصہ میں ناشائستہ باتوں کے ارتکاب کرنے کے بعد سخت شرمندہ اور نادم ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے روتا ہے۔ اور استغفار بھی کرتا ہے۔ اور دل میں کہتا ہے۔ کاش! ایسے حالات پیدا نہ ہوتے۔ یہ جرم مجھ سے سرزد نہ ہوتا۔ مگر جو بات ایک بار زبان سے نکل جائے وہ واپس نہیں آسکتی۔ اپنا اثر دلوں پر چھوڑ جاتی ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ کوئی ایسی بات منہ سے نہ نکالو۔ جس کے لئے بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

اگر انسان زبان پر قابو پالے۔ ناشائستہ اور ناروا بات منہ سے نہ نکالے تو خدا کے غضب سے بچ جائے۔ اور اس کا دین اور دنیا بھی سنور جائے۔ کیونکہ اسلام کی نظر میں معزز اور محترم وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مخلوق خدا محفوظ ہے۔

اس برائی سے بچنے کا ایک یہ طریق بھی ہے۔ جو میں نے آزمایا ہے کہ ہر روز صبح اٹھ کر یہ تہیہ کر لیا جائے۔ کہ آج کے دن میں کسی کو ناراض نہیں کروں گا۔ نہ زبان سے اور نہ کسی اور عمل سے خواہ کچھ ہو جائے خواہ اپنا مفاد بھی چھوڑنا پڑے۔ اور اس عہد کو پوری طرح نبھایا جائے۔ چند دنوں کی کوشش سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق مل جائے گی۔ اور نفس مغلوب ہو جائے گا۔

آج کل رمضان المبارک کے دن ہیں۔ ان مبارک ایام میں نفس کی جس بدی کو بھی چھوڑنے کا انسان عزم کرلے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے اس کا چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نفس کی برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نزولِ رحمت کے مبارک ایام

(مکرم محمد انوار حق صاحب مبلغ (لاہور))

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

یعنی اے مومنو! تم پر اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ روزوں کا مقصد یہ ہے کہ مومن تقویٰ کے بلند مدارج کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ نے روزے کا حکم دے کر بندوں پر رحمت، فضل اور برکت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں کے قریب آجاتا ہے۔ اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ۔

یعنی جب رمضان کا مہینہ آئے اور میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں دریافت کریں۔ تو تو ان کو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہوں

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی بندہ دردِ دل سے دعا کرے تو میں اس کی دعا کو سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ رمضان کا مبارک مہینہ رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور مہینہ ہے۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ضلالت اور گمراہی میں بھٹکتے ہوئے دیکھ کر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنی کتاب (قرآن مجید) نازل فرمائی۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں وہ رات مخصوص کی گئی ہے۔ جسے لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ مہینہ سال کے دیگر گیارہ مہینوں پہ ایک امتیازی شان اور غیر معمولی فوقیت رکھتا ہے۔ الغرض رمضان المبارک کا مہینہ بڑی ہی برکات اپنے اندر رکھتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

پس رمضان کا مہینہ بڑا ہی بابرکت ہے۔ اس میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کرنی چاہیئے۔ تہجد اور نمازوں کی پابندی کرنی چاہیئے۔ صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکات ہم سب پر نازل ہوں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکات نازل ہونے کے خاص دن ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کردے کہ جو آئے لے جائے۔ ان دنوں خدا تعالیٰ بھی اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے آؤ آکر لے جاؤ۔" (الفضل ۲۹؍۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں اس کے بعد روزے کی عبادت ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ اس عبادت میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوتے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی۔ اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں

(باقی کالم اول پر)

جو ان کی عمریں دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ بھی خبر نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے اور ایسی ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوٰے تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح یاب چاہو۔ کیونکہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔" (فتاوی حصہ سوم)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے دن ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۰)

درخواست دعا

میرا ایک لڑکا عمر ۱۵ سال شروع ہی سے معذور ہے۔ نہ بول سکتا ہے اور نہ ہی عقل و شعور رکھتا ہے۔ ہر قسم کے علاج معالجے سے تھک گئے ہیں۔ اور ایک لمبی مدت سے اس کا دکھ اور صدمہ برداشت کر رہے ہیں۔ لیکن اب قوت برداشت بھی جواب دے رہی ہے۔ شافی مطلق کو ہر قسم کا اختیار ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس معذور بچے کو معجزانہ طور پر جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اگر اس کے نصیب میں شفا نہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا اس کی امانت میں خیانت ہو۔

ملک عبد الوحید سلیم چیئرمین میونسپل کمیٹی حافظ آباد

مکرم چوہدری نواب الدین صاحب مرحوم آف تلونڈی جھنگلاں کا ذکرِ خیر

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب کوٹر
(۲)

قریباً بارہ سال کا عرصہ ہوا کہ ہمارے گاؤں چک ۲۱۹ ر ب لائلپور میں جہاں پارٹیشن کے بعد ہمیں زمین آلاٹ ہوئی تھی وہاں ایک گھر میں چوری ہو گئی۔ مخالفین کو موقعہ مل گیا اور انہوں نے ہمارے گھر کے دو افراد کے نام بھی پولیس کی رپٹ درج کروا دیئے۔ حالانکہ ہمارے خاندان کے افراد کو اس کا علم بھی نہیں تھا دوسرے دن پولیس آ گئی اور دوسروں کے علاوہ ہمارے خاندان کے دو افراد کو بھی بلایا۔ والد صاحب مرحوم پولیس سب انسپکٹر کے پاس گئے اور اُسے بتایا کہ ہم احمدی ہیں اور مخالفت کی وجہ سے ان دو افراد کا نام لکھوا دیا گیا ہے۔ میں ان کی ضمانت دیتا ہوں۔ چوری کے سلسلہ میں اگر مجھے کوئی اطلاع مل گئی تو میں آپ کو اطلاع دوں گا۔ پولیس سب انسپکٹر نے بھی بحث اور تحقیق کے بعد ان افراد کا بے گناہ ہونا تسلیم کر لیا لیکن مجبوری ظاہر کی کہ ان کو مجھے تھانہ تک لے جانا پڑے گا اور وہاں سے میں ان کو واپس بھجوا دوں گا اور ساتھ ہی پوری تسلی دی کہ ان کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا۔ عام طور پر ایسے وعدوں پر یقین نہیں ہوتا۔ لیکن اس سب انسپکٹر نے اپنے وعدہ کو نبھایا اور ہمارے دو افراد کو بغیر کسی پوچھ گچھ کے تھانہ سے واپس کر دیا۔ والد صاحب مرحوم کو بہت فکر تھی کیونکہ یہ بات خاندان پر ہی اثر انداز نہیں ہو رہی تھی بلکہ جماعت کی بدنامی کا موجب تھی اسلئے آپ نے رات کو نہایت عاجزانہ طور پر خدا کے حضور التجا کی اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

انی معین من اراد اعانتک
وانی مہین من اراد اہانتک

کا نظارہ دکھایا اور اس بدنما دھبہ کو جو مخالفین جماعت پر لگانا چاہتے تھے دھو دیا۔ چنانچہ فجر کی نماز کے بعد گاؤں کا ایک شخص آپ کے پاس آیا اور چوری کرنے والے شخص کا نام بتایا اور کہا۔ یہ شخص رات کے تین بجے کھیتوں کی طرف ہوتا ہوا اپنے گھر کو واپس آیا۔ تھا والد صاحب مرحوم فوراً معاملہ کی تہہ تک پہنچ گئے اور اسی دن پولیس سب انسپکٹر کو جا کر بتا آئے اور ساتھ ہی بتایا کہ یہ چوری آپ کو کبھی نہ ملتی یہ صرف آپ کو اسلئے مل گئی کہ خدا تعالیٰ ہماری بریت کرنا چاہتا ہے۔ پولیس پارٹی صبح ہی پہنچ گئی انہوں نے متعلقہ آدمی کو بلایا اور معمولی پوچھ گچھ پر اس نے تسلیم کر لیا کہ واں میں نے چوری کی ہے اور چوری کا مال فلاں جگہ رکھا ہے۔ وہ پولیس نے جا کر برآمد کر لیا۔ دعا پر یقین اور قبولیت کا ایک اور واقعہ ہے لیّہ کے قریب ہم نے ایک ٹکڑا زمین گورنمنٹ سے خریدا اور گورنمنٹ کے ساتھ شرط یہ تھی کہ وہ زمین کے ٹیلوں کو خود ہموار کر کے دے گی۔ زمین خریدنے کے چھ ماہ بعد جب قبضہ لیا تو زمین ابھی تک ہموار نہیں کی گئی تھی۔ اس پر والد صاحب مرحوم انچارج ٹریکٹر بلڈوزر کو ملا پہنچے اور ان سے درخواست کی کہ ہم نے قبضہ لے لیا ہے اور فصل کو لگوانے کا بندوبست کرنا ہے اس لئے ہماری زمین کو ہموار کر دیں اس پر انچارج صاحب فرمانے لگے آپ کہاں پھرتے ہیں۔ اب تو فیروز خان نون وغیرہ کی زمین ہو تو ٹریکٹر جا سکتے ہیں ورنہ نہیں اب آپ کی باری ایک سال بعد آئے گی اس کے جواب کو سن کر واپس آ گئے رات کو خدا کے حضور التجا کی اور صبح کو جوہر آباد چیف اتھارٹی کے پاس پہنچ گئے۔ اس نے لمبی بحث کے بعد آرڈر لکھ دیا کہ چوہدری صاحب کی زمین میں ٹریکٹر کو فوراً چلے جائیں اور اس وقت تک ٹریکٹر واپس نہ ہو جب تک کہ زمین کی ہمواری کے متعلق میرے پاس رپورٹ نہ پہنچ جائے۔ والد صاحب مرحوم نے وہ آرڈر انچارج ٹریکٹر یونٹ کو دے تو اس نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ تو فیروز خان نون سے بھی بڑے نکلے

تعمیر مسجد

صوم و صلوٰۃ کی پابندی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ہجرت کے بعد آپ چک ۲۱۹ ر ب ملویانوالہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ چونکہ یہ جگہ سکھوں کی ملکیت تھی۔ اسلئے اس گاؤں میں مسجد کا تو سوال ہی نہیں تھا۔ آپ نے گاؤں میں آتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ایک سفید جگہ کو بطور مسجد چُن لیا اور وہاں پر کھلے میدان میں اذان دیتے اور باجماعت نماز ادا کرتے۔ بعد میں اسجگہ ایک کچی مسجد تعمیر کر دی جس میں ایک لمبے عرصے تک باجماعت نماز کا انتظام رہا۔ ایک عرصہ کے بعد وہ وقت بھی آ گیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی زمین میں ایک حصہ پر پختہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ اس کی تعمیر پر بہت خوش تھے ابھی صحن کی ایک دیوار بننے والی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچانک آپ کو بلاوا آ گیا اور آپ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے

ہمدردی

غرباء کا بھی خاص خیال رکھتے ان کی حتی المقدور مدد کرتے۔ غرباء اور یتامیٰ کو گھر بلوا تے اور گھر میں یا باہر کھیت میں کوئی کام اُن کے سپرد کر دیتے اور پھر ان کی حسب خواہش مزدوری دیتے تا ان میں احساس کمتری بھی پیدا نہ ہو اور مانگنے کی عادت بھی نہ پڑے۔ جھگڑوں سے عموماً احتراز فرماتے اور تمام احمدیوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ اور سچ بولنے کو مومن کا زیور قرار دیتے چند سالوں کی بات ہے کہ ایک زمین کے ٹکڑا کے لئے دیوانی عدالت میں دعویٰ دائر تھا۔ فریق مخالف کو آپ پر یقین تھا کہ آپ بہرحال سچ بولیں گے۔ انہوں نے والد صاحب مرحوم کی گواہی رکھ لی۔ جب مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے تمام واقعات بتا دئے۔ اس پر جج نے فریق مخالف کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں جھوٹ بول کر اپنی عاقبت خراب نہیں کرنا چاہتا۔ خواہ مجھے ظاہراً نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

بیماری

آپ کو سانس پھولنے کی شکایت نوجوانی کے عالم سے شروع ہو گئی تھی۔ لیکن آپ کبھی اس کے لئے فکرمند نہیں ہوئے۔ قریباً آج سے نو سال پیشتر آپ کو پیچش کی تکلیف ہو گئی جو قریباً ڈیڑھ سال تک رہی لیکن اس بیماری میں نماز باجماعت اور تہجد میں کوتاہی نہ ہونے دی۔ سانس پھولتا رہا مگر اپنی اس بیماری کا بھی کسی پر اظہار نہ ہونے دیا۔ بلکہ نہایت صبر اور شکر سے یہ وقت گزارا۔ آخر ۲۲ جون ۶۹ء کو پونے دو بجے بعد دوپہر اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۹ سال تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

---

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والے احباب

چونکہ جماعتی طور پر چندہ وصول کرنیکی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میسر آتی ہے اسلئے ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کروائے جاتے تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو امسال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ سو فیصدی ادا کر چکے ہوں مذکور ہوں۔ اور ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال کر دی جائے امسال انشاء اللہ تعالیٰ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے جو فہرستیں قسطوار دفتر ہذا میں موصول ہونگی وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے انشاء اللہ پیش کر دی جائے گی۔ لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہیں کی جائیگی۔ الفضل میں وہ فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا: خاکسار کی ہمشیرہ امۃ اللہ قمر بی اے اچانک شدید بخار سے بیمار ہو گئی ہے جسکی وجہ سے بہت پریشانی ہے نیز خاکسار کو بھی بعض مشکلات درپیش ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

(ظفر اقبال احمد نجم بی ایس سی واقف زندگی ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضرور تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اسبات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۰۳

میں عبدالغفور ولد حبیب اللہ صاحب قوم دھاری وال جٹ پیشہ زمیندار عمر ۰م سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن کوٹ ... ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ احسان ۱۳۴۸ھش/۱۹... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۶۰ ایکڑ مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار روپے

۲۔ ایک عدد ٹریکٹر میں حصہ ملکیت

۳۔ شہری زمین واقع شیخوپورہ ۵ مرلہ رقبہ میں حصہ ½

۴۔ شہری زمین واقع شیخوپورہ کے ½ کا مالک

۵۔ بھینس، بیل، گھوڑا وغیرہ ۱۶ عدد

۶۔ پختہ مکان دیہی رقبہ ۱۰ مرلہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستما :۔ عبدالغفور بقلم خود

گواہ شد :۔ محمد الدین سیکرٹری مال جماعت آنبہ۔

گواہ شد :۔ سید سعید احمد امیر جماعت احمدیہ وار برٹن۔

مسل نمبر ۱۹۷۲۱

میں خورشید بیگم زوجہ ملک صفدر علی خانصاحب رستادرہ قائد اعظم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن سیکرٹری جنرل ہاؤس ریڈ کراس بلڈنگ کراچی ۔ ضلع کراچی ڈویژن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر آج بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) کڑے طلائی ایک جوڑی

۲۔ چوڑیاں طلائی ۲ عدد (۳) کانٹے طلائی ایک جوڑی۔ کل وزن زیورات ۱۲ تولے۔ کل قیمت زیورات ۳۳۶۰/- روپے

۴۔ ایک مکان نمبر ۶۳۸ واقعہ پیر الہی بخش کالونی کراچی۔ قیمت مکان ۲۵ ہزار روپے ہے۔

۵۔ میرا حق مہر ۳۲/- جو کہ وصول کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستما :۔ خورشید بیگم

گواہ شد :۔ صفدر علی خاں صاحب خاوند موصیہ۔

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۷۲۲

میں چوہدری مبشر احمد ولد محمد شفیع صاحب باجوہ قوم باجوہ جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :۔ مبشر احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شفیع صاحب باجوہ معرفت مسجد مدینہ ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸

گواہ شد :۔ ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۷۲۳
۶-۶-۶۹

میں محمد الیاس مرزا ولد محمد اسحاق مرزا قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/3 ڈرگ روڈ بازار ضلع کراچی نمبر ۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جون ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد :۔ محمد الیاس مرزا ولد مرزا محمد اسحٰق 9/3 ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۸

گواہ شد :۔ ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا۔ ڈرگ روڈ۔ ڈویژن کراچی

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۷۴۴
۲۵-۱-۶۹

میں بلقیس اختر زوجہ اقبال سعید قوم سہگل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادر آباد۔ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ایک ہزار روپیہ جو کہ بذمہ خاوند در جب الادا ہے

۲۔ زیور طلائی مالیتی ۵۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے کوئی آمد ماہوار نہیں ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ بلقیس اختر شہزادی

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد :۔ اقبال سعید بی اے بی ایڈ معلم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

مسل نمبر ۱۹۷۴۵

بشریٰ عزیز بنت میجر عزیز احمد صاحب چوہدری قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور چک ۱۲۷ گ۔ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیورات طلائی وزنی ۳½ تولے مالیتی ۷۰۰/- روپے ہے

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامستما :۔ بشریٰ عزیز بقلم خود

گواہ شد :۔ عزیز احمد چوہدری موصی ۹۸۵۸ شاہنواز لمیٹڈ کراچی۔ گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

اقوام متحدہ کا اگلے سال کا بجٹ ۱۶ کروڑ ۴۱ لاکھ ڈالر ہوگا

مشاورتی کمیٹی نے تیرہ لاکھ ڈالر کم کرنے کی سفارش کی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ نے اپنی سالانہ بجٹ رپورٹ حال ہی میں شائع کر دی ہے جس پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگلے سال کے اخراجات کا تخمینہ سولہ کروڑ اکتالیس لاکھ ۲۳ ہزار دو سو ڈالر لگایا گیا ہے گویا ۱۹۶۹ء کے منظور شدہ اخراجات کی رقم میں تقریباً چھ فی صد کا اضافہ کیا گیا۔

انتظامیہ اور میزانیہ کے سوالات کے متعلق مشاورتی کمیٹی نے جس میں بارہ ماہرین شامل ہوتے ہیں اور جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی طرف سے تخمینہ جات کی جانچ پڑتال کرتی ہے سفارش کی ہے کہ کل میزان میں بارہ لاکھ چھپن ہزار چھ سو ڈالر کی کمی کر کے بجٹ کی رقم سولہ کروڑ اٹھائیس لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو ڈالر کر دی جائے۔ اس طرح موجودہ سال کے بجٹ سے یہ رقم بقدر اناسی لاکھ اکیاون ہزار تین سو پچاس ڈالر زیادہ ہوگی۔

سیکرٹری جنرل نے مشاورتی کمیٹی کو مطلع کیا ہے کہ شاید میں مزید رقم منظور کرنے کی درخواست کروں۔ اور اس طرح بجٹ بڑھ کر ساڑھے سولہ کروڑ ڈالر کا ہو جائے اور پھر بھی اس میں چلی کے صدر مقام سانتیاگو میں اور سمندر پار کے دوسرے مقامات پر دفاتر کی عمارات تعمیر کرنے کے اخراجات شامل نہ ہوں۔

سیکرٹری جنرل کی رپورٹ اور مشاورتی کمیٹی کی سفارش جنرل اسمبلی کے چوبیسویں اجلاس میں پیش ہوگی۔ جو ۱۶ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے اسمبلی کی پانچویں کمیٹی (انتظامیہ اور میزانیہ) جانچ پڑتال کرے گی۔ اس وقت رقموں کی فاضل درخواستوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ عام طور پر اسمبلی مشاورتی کمیٹی کی سفارشات منظور کر لیتی ہے۔

اسمبلی نے اپنی قرارداد نمبر ۲۴۸۲ (۲۳) مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۸ء کے ذریعے ۱۹۶۹ء کے کل اخراجات کی رقم پندرہ کروڑ ۴۹ لاکھ پندرہ ہزار دو سو پچاس ڈالر منظور کی تھی جو آمدنی کی رقم نکالنے کے بعد بارہ کروڑ چھہتر لاکھ پچانوے ہزار دس ڈالر رہ گئی تھی۔ سیکرٹری جنرل نے مشاورتی کمیٹی سے کہا کہ ۱۹۶۹ء کے اصل اخراجات منظور شدہ رقم سے بڑھ جائیں گے یہ اضافہ ۲۳ لاکھ ڈالر کے برابر ہوگا۔

سیکرٹری جنرل کا اندازہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں ممبر ملکوں کے چندوں سے قطع نظر دوسرے ذرائع سے آمدنی کا میزان دو کروڑ ستاسی لاکھ بیاسی ہزار ڈالر کے برابر ہوگا اس طرح بجٹ کی خالص رقم تیرہ کروڑ تریپن لاکھ اکیاسی ہزار دو سو ڈالر رہ جائے گی۔ یہ رقم ممبر ملکوں سے اس پیمانہ تشخیص کے مطابق وصول کی جائے گی جو کہ جنرل اسمبلی منظور کر چکی ہے یہ ۱۹۶۹ء کے مقابلے میں بقدر چھہتر لاکھ چھیاسی ہزار ایک سو نوے ڈالر زیادہ ہوگی مشاورتی کمیٹی نے اگلے سال کے لئے آمدنی کی رقم کا اندازہ دو کروڑ ستاسی لاکھ پانچ ہزار پانچ سو ڈالر لگایا ہے۔ اس طرح بجٹ کی خالص رقم تیرہ کروڑ ۴۱ لاکھ ۶۱ ہزار ایک سو ڈالر ہوگی۔

سیکرٹری جنرل کی محسوب شدہ رقم میں ۱۹۷۰ء میں مزید تین سو آٹھ آسامیوں کا خرچ شامل ہے۔ ان میں سے ۷۴ آسامیاں مستقل نوعیت کی ہوں گی اور باقی ۲۳۴ عارضی سمجھی جائیں گی۔ ۱۹۶۹ء کے آخر تک منظور شدہ آسامیوں کی تعداد آٹھ ہزار تین سو اکیس ہے جن میں سب قسم کی ملازمتیں شامل ہیں

مشاورتی کمیٹی نے چوہتر نئی مستقل آسامیاں اس شرط کے ساتھ منظور کی ہیں کہ جنرل سیکرٹری نے اگلے سال کے عارضی عملے کے لئے جو تیرہ لاکھ ۲۵ ہزار پانچ سو ڈالر کی رقم فرض لینے کی تجویز پیش کی ہے، اس میں ایک لاکھ ستانوے ہزار ڈالر کی کمی کر دی جائے

اضافے کے اسباب

سیکرٹری جنرل نے تخمینہ جات کے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ اپنی ضروریات پر پوری طرح احتساب کرنے کے بعد میں نے کم سے کم مطالبہ کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس عالمی انجمن کی ترجیحی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وہ لازمی ہے انہوں نے کہا کہ ایک طرف اقوام متحدہ کا دائرہ عمل بڑھ رہا ہے اور دوسری کاموں کی نوعیت زیادہ پیچیدہ ہوتی جا رہی ہے۔ سب ممبر ملکوں کی دلی آرزو ہے کہ جس کام کی ذمہ داری اس عالمی انجمن نے لی ہے، اس میں کمی نہ ہونے پائے اور اخراجات گھٹانے سے اس کو نقصان نہ پہنچے

سیکرٹری جنرل نے کہا کہ ۱۹۶۹ء کے مقابلے میں جو چھ فی صد کا اضافہ یعنی مزید باون لاکھ ڈالر کی رقم تجویز کی گئی ہے اس میں سے چار فی صد یعنی تریسٹھ لاکھ ڈالر کی رقم تنخواہوں کے بڑھنے اور تسلسل میں اضافے کے باعث شامل کی گئی ہے اور دو فی صد یعنی ۲۹ لاکھ ڈالر نئے پروگراموں کے لئے ہیں۔ کیونکہ موجودہ سرگرمیوں کو فروغ دینا مقصود ہے۔

مشاورتی کمیٹی

مشاورتی کمیٹی نے اپنی سفارشات میں لکھا ہے کہ ۱۹۷۰ء میں اقوام متحدہ اور اس کے دس مخصوص اداروں کے مجموعی بجٹ کی رقم انتالیس کروڑ ستر لاکھ ڈالر کے قریب ہے جبکہ ۱۹۶۹ء کی منظور شدہ رقم ۳۶ کروڑ ۸۲ لاکھ ڈالر تھی۔ گویا موجودہ میزان میں ۷.۹۵ فی صد کا اضافہ ہوا ہے علاوہ ازیں رضاکارانہ چندوں سے چلنے والے اداروں کے لئے جو وعدے ہوئے ہیں ان کا میزان ۲۷ کروڑ ۲۷ لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔ اس میں نو کروڑ ۵۹ لاکھ ۲۵ ہزار آٹھ سو ۸۵ ڈالر کی وہ رقم شامل نہیں ہے جس کا وعدہ قبرص میں قیام امن سے متعلق اقوام متحدہ کی فوج کے لئے کیا گیا ہے اس فوج کا آغاز ۱۹۶۴ء میں ہوا تھا۔ مذکورہ رقم کے وعدے ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک کے لئے کئے گئے ہیں

اطلاعات عامہ

اقوام متحدہ کی اطلاعات عامہ کی سرگرمیوں کے لئے ۱۹۷۰ء کے لئے جو خرچ کا اندازہ اسی لاکھ نواسی ہزار ایک سو پچاس ڈالر ہے۔ جب کہ ۱۹۶۹ء میں اس مد کی رقم ۷۶ لاکھ ۸۹ ہزار ڈالر تھی گویا ۵.۲۳ فی صد اضافہ ہوا ہے اس میں سے تین چوتھائی کا سبب یہ ہے کہ عملے کی تنخواہیں بڑھ گئی ہیں۔ دفتر اطلاعات عامہ میں کل اسامیوں کی تعداد ۱۹۶۹ء میں ۵ سو ۳۲ تھی۔ اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ بارہ پروفیشنل اسامیاں مراکز اطلاعات سے صدر مقام پر منتقل کی جائیں گی۔ مشاورتی کمیٹی نے رائے دی ہے کہ اگرچہ اطلاعات عامہ کی مد میں کسی کمی کی سفارش نہیں کی جا رہی تاہم یہ توقع ہے کہ اخراجات پر پوری طرح احتساب کیا جائے گا۔ کمیٹی نے یہ بھی مشورہ دیا ہے کہ سیکرٹری جنرل اسمبلی میں بجٹ پیش کرنے سے پہلے خود آزادانہ طور پر اطلاعاتی پروگرام پر نظر ڈالیں

مشاورتی کمیٹی میں نیدرلینڈز، برازیل، ایران، فرانس، کولمبیا، برطانیہ، متحدہ عرب جمہوریہ، عراق، نائیجیریا، رومانیہ، روس اور ریاست ہائے متحدہ کے نمائندے شامل ہیں اول الذکر کمیٹی کے صدر ہیں۔ اس کمیٹی کے اجلاس دیانا میں مئی اور جون میں اور نیویارک میں دس جون سے ۱۱ جولائی تک ہوئے تھے۔

نور کا جس **سُرمہ خورشید**

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین سرمہ جو متعدد جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جوہر ہے بچوں بڑوں سب کے لئے مفید ہے قیمت فی شیشی سوا روپیہ

ایک لاجواب اور عجیب رنگدار سرمہ
آنکھوں کی بیشتر امراض خارش پانی بہنا پھُھنی، موتیا، ککرے وغیرہ کے لئے لاجواب تحفہ۔
قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

بے بی ٹانک بچوں کی کمزوری، سوکھے پن، بدہضمی، قے، دست، مٹی کھانے کی عادت اور دانت نکالنے کی جملہ تکالیف کے لئے بہترین دوا اور ٹانک ہے بچوں کی نشوونما کے لئے
بے بی ٹانک لاثانی ہے!
پیکنگ ۲/- ، ۱/۲۵ تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دو سلیڈ سولن کی ضرورت ہے۔
درخواستیں پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش سے بنام پرنسپل بھجوائی جائیں۔
تنخواہ ۶۵/- روپے ہوگی۔
(پرنسپل)

فاؤنٹین پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان میں غرباء کے ساتھ ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے

بخیل کا بخل کم ہو جاتا ہے اور سخی پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت کرتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"چوتھی بات روزے اور تقویٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں بعض قسم کی نیکیوں کا علم احساسات اور مشاہدے کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گزرتے جن میں سے غرباء کو گزرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی تکالیف کا احساس نہیں ہوتا مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے اور ان کو معدہ کی طاقت کی دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہوتے ہیں اور اگر کہا جائے کہ وہ روٹی کھا رہا ہے تو کہتے ہیں کیا وہ مرنے لگا تھا پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو رات رات بھر جاگتے ہیں مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو سحری کے لئے رات کو جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے وہ کھانا کھاتے ہیں مگر ان کے کھانے کے وقت کو دو وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے چیزیں تیار ملیں گی اور وہ صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں کہ کب مؤذن اذان کہے۔ اور ہم کھانا کھائیں لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کے راتیں اور کتنے دن اسی طرح گزارنے ہیں پھر اگر کوئی بیمار ہو تو وہ روزہ نہیں رکھتا مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں فاقہ کشی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکا لے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ اسی کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے۔ مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے پھر امیر کے لئے بھوک مٹانے کا وقت ہر لمحے قریب آرہا ہوتا ہے لیکن غریب کے لئے کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی لیکن جب امیر خدا تعالیٰ کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور سخاوت کرتا ہے اور سخاوت اس کو تقویٰ کی طرف لے جاتی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزہ بہت زیادہ سخاوت کرتے اور غرباء مساکین کی خبر گیری فرماتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے بلکہ ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا تو روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں اور مجھ کو اس قدر تکلیف ہوتی ہے تو جن لوگوں پر بارہ مہینے ہی یہ کیفیت گزرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی۔ اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔

پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا ہے اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے اور اس طرح سخاوت اور ہمدردی انسان موجود ہو جاتا ہے اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۱۳ر جنوری ۱۹۶۵ء)

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ پاکستان

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سٹینڈنگ فنانس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے مندرجہ ذیل ممبران کرام کی منظوری عطا فرمائی ہے،

۱ - مکرم ناظر صاحب بیت المال خرچ
۲ - ء ناظر صاحب بیت المال آمد
۳ - ء وکیل المال صاحب اول
۴ - ء وکیل المال صاحب ثانی۔
۵ - ء محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ
۶ - ء چوہدری افتخار احمد صاحب باجوہ
۷ - ء مرزا عبد الحق صاحب
۸ ء ملک عبد الجلیل صاحب عشرت
۹ - ء مرزا مظفر احمد صاحب
۱۰ - ء مرزا عبد الرحمٰن صاحب
۱۱ ء چوہدری محمد انور حسین صاحب
۱۲ - ء قریشی افتخار علی صاحب

نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:-

"ناظر صاحب بیت المال خرچ صدر ہوں گے ہر تین سال بعد ممبران کی نئی منظوری لی جائے"

(صدر صدر انجمن احمدیہ - ربوہ)

جامعہ نصرت میں لیڈی لیکچرار کی ضرورت

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں ایک لیڈی لیکچرار ایم اے ہسٹری (کم از کم II کلاس) کی ضرورت ہے۔ درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت / پریذیڈنٹ یکم دسمبر ۱۹۶۹ء تک پہنچ جائیں ابتدائی تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے گریڈ کے مطابق (۲۲۰ + ۴۰) - ۲۶۰ روپے دی جاوے گی۔

گریڈ ۲۶۵ - ۱۵ / ۳۷۵ - ۱۵ - ۴۲۵ - ۲۰

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواستِ دعا

محترم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب استاذ جامعہ احمدیہ درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ تین روز ہوئے طبیعت سخت خراب ہو گئی تھی ایک دفعہ بے ہوش بھی ہو گئے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی افاقہ ہے مستقل اور کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق بخشے آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴